43207-عورت اپنے مال کی زکاۃ خاوند کو دے سکتی ہے

سوال

میری بیوی کے پاس زیور ہے جس پر زکاۃ واجب ہے، میری بیوی ملازمت نہیں کرتی اور نہ ہی اس کا کوئی اور ذریعہ آمدن ہے، اس کی طرف سے مجھ پر ادائیگی واجب ہے، لیکن میں مقروض ہوں، تو کیا بیوی مجھے اپنے مال کی زکاۃ دے سکتی ہے تا کہ میں اپنا قرض ادا کر سکوں؟

پسندیدہ جواب

اول :

بیوی کے مال کی زکاۃ کی ادائیگی خاوند کے ذمہ واجب نہیں، کیونکہ زکاۃ مالک پر واجب ہوتی ہے، اور زکاۃ اس نفقہ میں شامل نہیں ہوتی جو بیوی کا اپنے خاوند کے ذمہ واجب ہے۔

دوم :

اور رہا مسئلہ بیوی کا اپنے مال کی زکاۃ خاوند کو دینا تو اس میں اکثر اہل علم جواز کے قائل ہیں، اور انہوں نے مندرجہ ذیل بخاری اور مسلم کی حدیث سے استدلال کیا ہے :

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو صدقہ کرنے کا حکم دیا تو عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی زینب رضی اللہ تعالی عنہا آئیں اور کہنے لگی :

اے اللہ تعالی نبی! آپ نے آج صدقہ و خیرات کرنے کا حکم دیا ہے، اور میرے پاس میرا زیور ہے میں اسے صدقہ کرنا چاہتی ہوں، تو ابن مسعود [رضی اللہ عنہ] کا خیال ہے کہ وہ اور اس کی اولاد اس صدقہ کی زیادہ مستحق ہیں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : "ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے سچ کہا ہے، تیرا خاوند اور تیری اولاد کسی دوسرے پر صدقہ کرنے سے زیادہ حقدار ہیں"

صحیح بخاری (1462) صحیح مسلم (1000)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

اس حدیث سے استدلال کیا گیا ہے کہ بیوی اپنی زکاۃ خاوند کو دے سکتی ہے، یہ موقف امام شافعی، ثوری، امام ابو حنیفہ کے صاحبین، کا قول ہے اور امام مالک اور امام احمد کی ایک روایت یہی ہے۔

اور اس کی تائید اس قاعدہ سے بھی ہوتی ہے کہ ضرورت کے وقت تفصیل بیان نہ کرنا عموم کے قائم مقام ہوتا ہے، لہذا جب صدقہ کا ذکر کیا گیا اور اس کی تفصیل بیان نہیں ہوئی کہ وہ فرضی ہے یا نفلی تو گویا یہ کہا کہ : "فرضی ہو یا نفلی آپ سے ادا ہو جائے گا"

اور بعض علماء کرام نے اس سے منع کیا ہے کہ بیوی اپنے مال کی زکاۃ خاوند کو دے، ان کا کہنا ہے کہ : کیونکہ خاوند اس زکاۃ کو اپنی اسی بیوی پر خرچ کرے گا، تو گویا کہ اس نے زکاۃ اپنے آپ کو ہی دی، اور انہوں نے مندرجہ بالا حدیث کو نفلی صدقہ پر محمول کیا ہے۔

چنانچہ ابن منیر رحمہ اللہ نے اس کا جواب دیتے ہوئے کہا ہے :

"صدقہ دوبارہ بیوی کی طرف لوٹ آئے اسکا احتمال تو نفلی صدقہ میں بھی پایا جاتا ہے" تصرف کے ساتھ

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ "الشرح الممتع" (6/168-169) میں کہتے ہیں :

صحیح یہی ہے کہ اگر خاوند زکاۃ کے مستحقین میں سے ہے تو اسے زکاۃ دینی جائز ہے، اور اس کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ کے اس قول سے استدلال کیا جاسکتا ہے جو انہوں نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کی بیوی زینب رضی اللہ عنہا کو فرمایا تھا : "تیرا خاوند اور تیری اولاد قابل صدقہ افراد میں تمہارے صدقہ کے زیادہ حقدار ہیں"

تو ہمارے لیے یہ کہنا ممکن ہے : اس میں فرض اور نفل دونوں شامل ہیں، بہر حال اگر حدیث میں دلیل ہے تو یہ بہتر اور خیر ہے، اور اگر یہ کہا جائے کہ یہ تو نفلی صدقہ کے ساتھ خاصل ہے، تو ہم خاوند کو زکاۃ دینے کے بارہ میں یہ کہیں گے : خاوند فقیر اور محتاج ہے اور اس میں وہ وصف پایا جاتا ہے جس کی بنا پر زکاۃ کا مستحق ہوا جاتا ہے، تو منع اور نہ دینے کی دلیل کہاں ہے ؟ کیونکہ جب سبب پایا جائے تو حکم ثابت ہو جاتا ہے، لیکن اگر اگر کوئی دلیل اس کے خلاف ملے تو پھر ثابت نہیں ہوگا، چنانچہ یہاں اس کے خلاف قرآن اور سنت سے کوئی دلیل نہیں ملتی ہے کہ بیوی اپنے خاوند کو زکاۃ ادا نہیں کر سکتی۔ انتہی مختصرا

دائمی فتوی کمیٹی (10/62) سے پوچھا گیا :

اگر خاوند فقیر اور محتاج ہو تو کیا بیوی اپنے مال کی زکاۃ اسے دے سکتی ہے ؟

کمیٹی کا جواب تھا :

اگر خاوند فقیر ہو تو اس کے فقر کو دور کرنے کے لیے بیوی، خاوند کو اپنے مال کی زکاۃ دے سکتی ہے، اس کی دلیل مندرجہ ذیل فرمان باری تعالی کا عموم ہے :

(إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ) یعنی زکاۃ تو صرف فقراء، مساکین۔۔۔کیلئے ہے۔ التوبۃ/60

سوم :

اوپر جو کچھ بیان ہوا ہے وہ بیوی کا اپنے خاوند کو مال کی زکاۃ دینے کے متعلق تھا، اور رہا مسئلہ خاوند کا اپنے مال کی زکاۃ بیوی کو دینا تو اس کے متعلق ابن منذر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"علماء کا اس پر اجماع ہے کہ مرد اپنی بیوی کو زکاۃ نہیں دے گا، کیونکہ بیوی کا نفقہ خاوند کے ذمہ واجب ہے، تو بیوی کو خاوند کی زکاۃ کی کوئی ضرورت نہیں".